Rethinking the Apostles Creed

By Clifton R.Loucks

کیوں کہ اگر ہم جسم میں چلتے ہیں تو ہم جسم کے طور پر لڑتے بھی ہیں ۔ اس لئے کہ ہماری لڑائی کے ہتھیار جسمانی ہیں ۔ بلکہ ہم خدا کی طرف سے قادر ہیں کہ قلعوں کو ڈھا دیں ۔ ہم تصوروں کو ڈھا دیتے ہیں ۔ بلکہ اک بھلائی کو جو خدا کی پہچان ہیں ۔ اس لئے کہ ہماری لڑائی کے ہتھیار جسمانی ہیں ۔ بلکہ خدا کی طرف سے قادر ہیں ۔ تو ہم ہر ایک دشمن کو قید کر کے مسیح کے تابع بنا دیتے ہیں ۔ ہم تیار ہیں کہ جب آپ کی فرمانبرداری پوری ہو تو ہم ہر طرح کی فرمانبرداری کا بدلہ لیں ۔

نمبر 3 ۔ حق تصنیف 20003 جان ڈبلیو روبنز پوسٹ آفس بکس نمبر 68 یونیکوئی

ٹیلسی 37692 ۔ جنوری فروری 1983

ای میل: tjtriniyfound@oal.com

ویب سائٹ: www.trinityfoundation.com

ٹیلی فون: 4237430199 ۔ فیکس ۔ 4237432005

رسولوں کے عقیدے پر دوبارہ غور کرنا

از کلفٹن آر ۔ لوکس

بائبل مقدس کا مرکزی پیغام یہ ہے کہ یسوع مسیح ہی اکلوتا نجات دہندہ ہے جو گناہوں سے بچاتا ہے ۔ اور خدا کے غضب کو جو وہ گناہ کرنے پر بھڑکاتا ہے کو کم کرنے والا صرف خداوند ہی ہے اور نجات حاصل کرنے کا واحد ذریعہ ایمان لانا ہے زندگی کے مقصد میں موت اور یسوع کے جی اٹھنے پر ۔

”کیوں کے یسوع کے علاوہ کوئی اور بنیاد نہیں ہے“ (1 کرنتھیوں 11:3)

مقدس پولوس رسول کے مطابق انسانی وبا یا مرض جسے گناہ کہتے ہیں اس کا علاج بھی خود یسوع ہی ہے ، وہ خود کہتا ہے کہ

”کیونکہ میں نے ارادہ کیا کہ تمہارے درمیان اور کچھ نہ جانوں صرف یہ کہ یسوع تمہیں بچائے جو تمہارے لئے قربان ہوا (1 کرنتھیوں 2:2) اس رسول نے انجیل کے بارے میں بھی لکھا ۔

اب اے بھائیو میں تمہیں اسی انجیل کی بات بتاتا ہوں جو میں نے تمہیں سنائی تھی اور جو تم نے قبول بھی کی تھی اور جس میں قائم بھی ہو اور جس کے سبب سے تم نجات بھی پاتے ہو بشرطیکہ جس طور میں نے تم کو واعظ کیا تم اسے اسی طور مانو نہیں تو تمہارا ایمان لانا بے فائدہ ہے ۔ کیوں کہ سب سے افضل میں نے وہی بات تمہیں پہچا دی جو مجھے بھی پہنچی تھی کہ مسیح نوشتوں کے مطابق ہمارے گناہوں کے واسطے مرا اور دفن کیا گیا اور تیسرے دن نوشتوں کے مطابق جی اٹھا ۔ 1 کرنتھیوں 14.1.15)

ثابت ہوتا ہے کہ مقدس پولوس رسول یسوع مسیح کے مرنے اور جی اٹھنے کو بنیادی اہمیت دیتا ہے ۔ ایک ایسا پیغام جسے ان سب نے جو ابدی زندگی چاہتے ہیں اور وہ بھی جنھوں نے یسوع کے بارے میں ابھی سنا ہے کہ ان کا بھروسہ یسوع پر ہو ۔ گو رکتیں کہ اس کلام کے اندر مقدس پولوس رسول کوئی انجیل نہیں دریافت کرتا نہ تو اسے یہ ملی تھی اور نہ ہی اس نے کسی کو دی ۔ وہ کہتا ہے کہ انجیل سب سے پہلی اور سب سے اہم تبلیغ کا حصہ ہے ۔ میں تمہیں سب سے پہلے وہ انجیل سناتا ہوں پولوس نے یسوع کی وہ انجیل سنائی کہ خداوند ہمارے گناہوں کے لئے مارا گیا نوشتوں کے مطابق اور دوسروں کو تبلیغ کرنے سے پہلے بائبل مقدس اور انجیل پر ایمان لایا جائے ۔ کسی بھی مسیحی کو تبلیغ کرنے کے لئے انجیل کو مرکزی رکھنا از حد ضروری ہے کیونکہ لکھا ہے ۔

کیونکہ میں انجیل سے شرماتا نہیں اس لئے کہ وہ ہر ایک ایمان ؛ لانے کے واسطے پہلے یہودی پھر یونانی کے لئے خدا کی نجات وہ قدرت ہے کیونکہ اس میں خدا کی صداقت ایمان سے ایمان تک ظاہر ہوتی ہے جیسے لکھا ہے کہ ایمان سے صادق زندہ رہے گا ۔ رومیوں 17.16.1

جولوگ خدا کے کلام کا پرچار کرتے ہیں انہیں پتا ہونا چاہیے کہ انجیل کیا ہے اور اس کی اہمیت کیا ہے؟ اور اگر کلام پہلی ترجیح نہیں ہے تو اس کا نتیجہ بہت سی الجھنیں۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اہل ایمان اگر انہیں ایمان کا منبع ہی نہیں پتہ تو وہ کیسے ایمان کا دعویٰ کریں گے اور اگر ایک ایمان دار مسیحی کو یسوع کے دکھ اٹھانے مر جانے اور جی اٹھنے کا پتہ نہیں تو پھر دنیا ان تمام لوگوں کو جو مایوسی میں رہتے ہیں کیسے خوشخبری کا پیغام دے سکتے ہے۔ دوسروں کے لئے ہمارا پیغام اور جو ہم دوسروں کے لئے کرتے ہیں اس کی بار بار دھرائی کرتے ہیں وہ سارا ایمان جو ہمارے فرقوں میں موجود ہے یہ ضروری ہے یہ زندگی بخش ہے۔ سوال یہ ہے کہ جب کوئی غیر مسیحی ہماری دعا میں کلیسیاء میں آتا ہے تو کیا وہ مسیحی کلام سنتا۔ کیا وہ یسوع کی موت اور جی اٹھنے سے وہ خبردار ہوتا ہے؟ ہمارے الفاظ روحانی ہیں اور سننے والوں پر روحانی اثر پڑتا ہے۔ زندگی اور موت زبان کے اختیار میں ہے۔ سلمان نبی نے لکھا ہے اور یوحنا نے روح کی ہدایت سے کلام لکھا۔

روح جو زندگی ہے گوشت یا جسم اس کا کوئی فائدہ نہیں یسوع کہتے ہیں کہ میرے الفاظ روح ہیں اور روح زندگی ہے یوحنا 63:6

روسولوں کے عقیدے کا مقصد:۔

انجیل کے پھیلانے کی تبلیغ ایک حصہ عقیدوں اور اعتراف کو بار بار سنانا ہے۔ ساری کلیسیاء میں عوامی سطح پر عقیدے کا اقرار گیر عقلی فصل نہ ہو۔ جیسا کہ غیر ایمان والوں کے گیت اور بھجن چنانچہ عقیدے کا پڑھنا مسیحی ایمان کی سمجھنے میں مدد کرتا ہے۔ لیکن ہوسکتا ہے کہ عقیدے کا ورد خود کلام کے مطابق نہ ہو۔ مثال کے طور پر ساری کلیسیاء ایک آواز میں کسی عقیدے کا اقرار کرتی ہے تو لگتا ہے کہ سب ایک ہی بات پر ایمان رکھتے ہیں۔ لیکن کیا ہر کوئی عقیدے کے الفاظ اور جذبات کو ایک ہی طرح سمجھتے ہیں؟ یا پھر کیا عقیدہ غیر واضح ہے؟

فلپس کاف کہتا ہے کہ عقیدے تو سچائی کا اظہار ہوتے ہیں جس پر کوئی شخص ایمان رکھتا ہے کہ۔ پھر وہ کہتا کہ عقیدے کا پہلا موضوع کلیسیاء کو دنیا سے الگ کرتا تھا۔ یہودیوں سے اور غیر قوموں سے دور کرتا تھا۔ بعد میں پھر ایمان کو بدعت سے اور آخر میں فرقے کو فرقے سے الگ کرتا تھا۔ عقیدے اس لئے بھی ضروری ہیں کیونکہ وہ سچائی کو بالکل واضح نکات میں واضح کر دیتے ہیں۔ سچائی جو بھی بدلتی ہے عقیدہ کہلانے کے قابل ہوتی ہے۔ لیکن تمام ایمانی عقیدے ایک جیسے نہیں ہوتے۔ اب رسولوں کا عقیدہ جو رومن کیتھولک کا عقیدہ ایسے ہی وجود میں نہیں آ گیا بلکہ اس کے پیچھے ایک بہت لمبی تاریخ ہے یہ کیتھولک مسیحی لوگوں نہ بدلنے والی تحریک ہے۔ لیکن کیا یہ عقیدہ مسیحی ہے۔ رسولوں کو تو ان کا پتہ ہی نہ تھا کیونکہ یہ ان کے تین سو سال بعد لکھی گئی اور اس کے نکات کو اعزازی طور پر لفظ رسول لگا کر رسولوں کا عقیدہ کہا گیا کہ جیسے خود رسولوں نے لکھی ہو۔ اس پر ایمان رکھا ہو۔ رومن کیتھولک۔ یونانی کیتھولک۔ پروٹسٹنٹ۔ بیرل یہ سب رسولوں کا عقیدہ پڑھتے ہیں لیکن پھر بھی سولہویں صدی کی اصلاح والے فرقے نے رومن پوپ کو یسوع کا مخالف کہا۔ یہ کیسے ہوسکتا ہے کیونکہ حال ہی میں پروٹسٹنٹ کلیسیاء کو اپنے بچھڑے ہوئے بھائی کہا۔ اور وہ بین ال کلیسیائی مجلسوں، کاغذات اور عقیدوں کے ذریعے اکٹھے ہونے کی کوشش کرتا ہے اور کلیسیاؤں کو اکٹھا کرنے میں رسولوں کا عقیدہ سب سے چھوٹی اکائی ہے۔ خدا کا الہامی سچ انسانوں کو جدا کرتا ہے لیکن مسیحیت میں اتحاد کی بھی بہت بڑی بنیاد ہے۔ مسیحی ایمان دار ہوتے ہوئے ہمیں ایک جیسی چیزوں پر ایمان رکھنا چاہیے۔ ایک جیسے الفاظ کہنے چاہیں اور خدا کے بارے میں بھی ایک جیسا عقیدہ ہونا چاہیے۔ مقدس پولوس فرماتے ہیں۔

اے بھائیو میں تمہیں خدا کا واسطہ دیتا ہوں کہ سب ایک ایمان کا اقرار کرو اور تمہارے درمیان کوئی بھی اختلاف نہ ہو اور سب ایک روح اور ایک ذہن سے بند جاؤ

1 کرنتھیوں 10;1

اس آیت کے بہت سارے معنوں میں سے ایک معنی یہ بھی ہے کہ کہ سب لوگ ایک عقیدہ اپنا لیں۔ مقدس پولوس کے مطابق مسیحیوں کا فرقہ نہیں بلکہ ایمان کی سچائی بھی ایک ہی ہو۔ یعنی پروٹسٹنٹ، رومن، انگلیکن، بیرل اور یونانی اور سب کا عقیدی ایک ہی ہے۔

صفحہ نمبر 3:۔ لیکن رسولوں کا عقیدہ مسیحی اتحاد پیدا کرنے میں ناکام ہوگیا ہے کیونکہ اس میں مثال گندم میں زوان کی ہے۔ رسولوں کا عقید کہتا ہے۔

1:۔ میں ایمان رکھتا ہوں خدا قادر المطلق باپ پر جو آسمان اور زمین کا خالق ہے۔

2:۔ اور یسوع مسیح پر جو اس کا اکلوتا بیٹا اور ہمارا خداوند ہے۔

3:۔ وہ روح القدس کی قدرت سے پیٹ میں پڑا۔

4:۔ کنواری مریم سے پیدا ہوا۔

5:۔اُس نے پنطوس پلاطوس کے عہد میں دکھ اُٹھایا۔

6:۔صلیب پر مرا پھر جی اُٹھا۔

7:۔برزخ میں اترا

8:۔تیسرے روز مردوں میں سے جی اُٹھا۔

9:۔آسمان پر چڑھ گیا

10:۔خدا قادر المطلق کے دہنے ہاتھ بیٹھا ہے۔

11 وہاں سے وہ زندوں اور مردوں کی عدالت کے لئے آنے والا ہے۔

12:۔ میں ایمان رکھتا ہوں روح القدس پر۔

13:۔پاک کیتھولک کلیسیاء۔

14:۔مقدسوں کی شراکت

15:۔گناہوں کی معافی

16:۔جسم کے جی اُٹھنے

17 اور ہمیشہ کی زندگی پر آمین۔

میں نے اس عقیدے کو سترہ نکات پر مشتمل کیا ہے۔جو کہ عام طور پر بارہ نکات پر مشتمل ہوتا ہے۔یہ اس بات کی علامت ہے کہ ہر رسول نے اس میں ایک ایک نیا نقطہ یا فقرہ ڈالا ہے۔یہ دعویٰ بھی رومن کیتھولک کے دیگر جھوٹے ایمانی پرچاروں میں سے ایک ہے۔

بائبل کی باتیں اس عقیدے میں شامل نہیں۔

اس عقیدے کے سترہ نکات پڑھنے سے پتہ چلتا ہے۔کہ اس عقیدے میں ایمان کے بنیادی نکات ہیں ہی نہیں۔

اس میں اصلاحات تو ہیں ہی لیکن ایمان کی سچائی تو ہے ہی نہیں۔یہ سارے عقیدے خدا کی طرف سے الہامی نہیں ہیں۔اگر خدا کے عقیدے پر بغیر سمجھے ایمان لاتا ہے اور ان کا ورد کرتے ہی جاتا ہے تو پھر ایسے ہی ہے جیسے کوئی جادوگر رٹے رٹائے الفاظ بولتا ہے۔حائیڈل برگ کیٹی کیزم یہ کہتی ہے کہ یہ سارے الفاظ ہمارے کیتھولک اور یعنی ایمان کا حصہ ہیں۔جو کسی بھی مسیحی کے ایمانی طور پر زندہ رہنے کے لئے بہت ضروری ہیں۔حائیل کامہ اور نگ اپنی کتاب مسیحی عقیدے کی پہلی کتاب کہتے ہیں کہ جو کچھ بھی بائبل مقدس ہمیں خدا کے بارے میں کہتی ہے سب کچھ ٹھیک ہیں س۔پھر وہ سوال کرتے ہیں کہ جو کچھ بھ بائبل میں ہے۔وہ آخر سچ کیوں ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کیونکہ یہ ہی خدا کا کلام اور ایک چھوٹا سا فقرہ اور ایک سوال کہ ہم خدا کے حکموں پر عمل کرنے کے لئے ساری سچائی کہاں سے ڈھونڈیں؟ کیا رسولوں کا عقیدہ اس سچائی کا اظہار ہے کیا اس میں بائبل کی کوئی سچائی موجود ہے؟ کیا ایک مسیحی کو جو ایمان رکھنا چاہیئےوہ رسوں کے عقیدے میں ہے؟ اس متعلق دلیل مندرجہ ذیل ہے۔

1:۔اس عقیدے میں یسوع کا باپ سے متفق نہیں کفارے کی بات نہیں کی گئی۔

2:۔یسوع کی زمینی موت اور اس کے گناہوں کی معافی کا ذکر نہیں

3:۔یسوع کی موت کا مقصد بیان کیا گیا۔اُس کی موت ایک تاریخی واقعہ ہے مسیحی ایمان نہیں ہے۔فریسی بھی یقین رکھتے تھے کہ یسوع مر گیا لیکن مسیحیوں کو کہنا چاہیے کہ یسوع ہمارے گناہوں کے لئے مر گیا۔

4:۔عقیدے میں بائبل کا ذکر ہی نہیں ہے۔پولوس رسول کہتا ہے کہ یسوع نوشتوں کے متعلق ہمارے لئے مر گیا۔لیکن عقیدہ تو کلام کی بات ہی نہیں کرتا۔المختصر کہ بائبل پر ایمان ختم کرلیا اور کیتھولک پر ایمان کرلیا۔

5:۔عقیدے میں بائبل کا الہامی ہونا اس کے لکھاریوں کا الہامی ہونا بائبل کا کافی ہونا اور بائبل کا غلطیوں سے پاک ہونا بائبل کا مرکزی ہونا سب کا ذکر نہیں ہے پاک

کیتھولک چرچ مقدس ہے پر بائبل نہیں۔

صفحہ نمبر 4

6۔عقیدہ تثلیث کا ذکر نہیں ہے۔اگر چہ تینوں اشخاص کا ذکر ہے لیکن خدا کی حاکمیت کا ذکر نہیں ہے۔یہ اتنی غیر واضح ہے کہ کیا ایمان رکھنے والا اس کو تین خدا سمجھ جاتا ہے۔صرف خدا بڑا ہے یسوع اور روح القدس چھوتی روحیں ہیں۔

7۔عقیدے میں بائبل کا ذکر بھی نہیں ہے اس میں نجات پانے کے لئے کوئی طریقہ اور ذریعہ بیان نہیں کیا گیا۔نجات صرف خدا کے فضل سے ہے۔

8۔عقیدے میں یسوع پر ایمان لانے سے نجات ملی گئی کا ذکر بھی نہیں ہے۔

9۔عقیدے میں ایک ایمان دار کے پہلے سے تہ شدہ مستقبل کا بھی ذکر نہیں ہے۔اس میں خدا کے اپنے لوگوں کے لئے الہامی منصوبے کا بھی ذکر نہیں ہے۔

10:۔اس عیقدے میں مسیحی زندگی کو اپنانے کے لئے نئی زندگی اور نئے سرے سے پیدا ہونے کا بھی ذکر نہیں ہے۔

11:۔اس عقیدے میں خدا سے گناہوں سے معافی کا بھی ذکر نہیں ہے۔اور اس میں گناہوں کی بھی کوئی تعریف بیان نہیں کی گئی۔

12:۔پنطوس پلاطوس کا ذکر تو ہے لیکن روح القدس کا ذکر نہیں ہے۔میں ایمان رکھتا ہوں روح القدس پر۔یہ روح القدس کی زیادہ تعریف نہیں کرتا کسی دوسرے کو کیا پتہ کہ روح القدس کیا ہے؟

13:۔اس عقیدے کا مطلب یہ ہے کہ خدا دنیا کا خالق اور مالک ہے یوحنا کہتا ہے کہ یہ سب چیزیں اُس کے حوالے سے بنائی گئی ہیں۔ایوب اور زبوروں میں لکھتا ہے کہ رو۔ح خداوند نے آسمان اور ساری چیزیں بنائی۔

تو پھر یہ رسولوں کا عقیدہ کیسا ایمان ہوا؟ بقول سکاف کے" یہ تمام عقیدوں کا سب سے بڑا عقیدہ نہیں اور نہ ہی ایک مسیحی کے لئے ضروری ایمان کی اکائیاں موجود نہیں ہیں"۔ان بنیادی سچائیوں کی کمی کی وجہ سے بہت سارے کلیسیاء میں بے گاڑ پیدا کرنے والے ہوگئے۔رسولوں کا عقیدہ بھی بدعت کو ختم کرنے کے لئے کچھ نہیں کہتا۔بقول سکاف کے کہ لاطینی کلیسیاء پر آٹھویں صدی تک اس عقیدے کا اثر و رسوخ مکمل نہ ہوا یا جب تک روم کے بشپ نے مغرب کی کلسیائیوں اطوریا کو ایک نہ کر دیا۔عقیدے کہ نکات بائبل میں نہیں ملتے۔

ایک نقطہ کہ وہ برزخ میں اُترا بہت زیادہ پریشان کرنے والا ہے کیا کوئی شخص یہ ایمان رکھے کہ یسوع جی اُٹھنے سے پہلے دوزخ میں گیا؟ ایسے ایمان کی بنیاد کیا ہے؟ اُرسی فس ایک عالم اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہتا ہے کہ یسوع نے موت سے پہلے دوزخ کا درد محسوس کیا لیکن رسولوں کا عقیدہ یہ نہیں کہتا۔اور اگر یہ سچ نہیں ہے تو ہم اس پر کیوں یقین رکھتے ہیں؟ ایمان داری تو یہ کہتی ہے کہ جو سچ نہیں اُس کی تبلیغ نہ کریں۔میرے خیال میں ہم اس لئے پڑھتے ہیں کیونکہ یہ چرچ کی روایات ہیں۔اور روایات کلام کی سچائی سے زیادہ طاقتور بن گئی ہیں۔بُری عادتیں اور خاص طور پر کلیسیاء کی بُری عادتیں توڑنا بہت مشکل ہے کوئی بھی غیر ایمان رکھنے والا جب کلیسیاء کی عبادت میں شامل ہوگا اور یہ سنے گا کہ یسوع مرنے کے بعد دوزخ میں اُترا تو وہ کیا سوچے گا؟ بائبل میں یسوع کی موت کا ذکر ہے اور کلام کے مطابق ایک شخص یہ کہے گا کہ یسوع صلیب پر ہمارے لئے مرا۔

وہ ایک رد کیا ہوا اور دُکھی انسان ہے وہ ساری زندگی دُکھی رہا وہ ہمارے غم سے آشنا تھا اور ہم اُس کے دُکھ کا ذکر ہی نہیں کرتے۔یہ بالکل ٹھیک ہے کہ اُس نے ہمارے دُکھ برداشت کئے اور ہماری بدیاں اُس پر تھیں اشعیا 4.3:53

اُس نے گتسمنی کے باغ میں دُکھ اُٹھایا رو رو کے دعا کی اور اُس کا پسینہ خون بن کے بہہ نکالوقا 44.22

اور پلاطوس نے بھی لوگوں کے ڈر سے برابکو چھوڑ دیا اور اُسے کوڑے لگائے اور صلیب کا حکم دیا اور سپاہی بھی اُسے مار مار کر کھوپڑی کی جگہ لے گئے اور اُسے ارغوانی پوشاک پہنائی اُس کے سر پر کانٹوں کا تاج رکھا اُسے سلام یہودیوں کا بادشاہ کہا۔اُس کے منہ پر تھوکا اُس کے سر پر کانے مارے اور ٹھٹھے کرنے کے بعد صلیب پر مرنے کے لئے لے چلے۔مرقس 20.15

اُس نے چالیس دن بیابان میں گزارے ناصرت میں سبت کے دن عوام نے اُسے پہاڑی سے گرانے کی کوشش کی۔اُس کو شرابی،کھاؤ،پاگل اور روحوں کا سردار کہا۔

مقدس پولوس کے خط نے میری بڑی مدد کی جب میں یہ ڈھونڈ رہا تھا جو یسوع نے کہا۔اے میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔غلاطیوں 14.13.3

یسوع نے ہمیں شریعت کی لعنت سے بچایا ہے کیونکہ وہ ہمارے لئے خود لعنتی بن گیا جیسا کہ لکھا ہے کہ جو بھی درخت پر لٹکایا گیا ہے وہ ملعون ہے اور غیر قوموں پر یسوع مسیح کے وسیلے سے ابراہیم کی برکت آئے گی اور ایمان سے ہمیں روح کا تحفہ ملے گا۔

پرانے عہدنامے میں بھی یسوع کے دکھوں کے بارے میں بہت کچھ کہا گیا ہے۔ یسوع کے دکھوں کو سمجھنے کے لئے کلام سے دور جانے کی ضرورت نہیں۔ خدا کا کلام ہمیں یسوع کے دکھوں کے بارے میں کسی بھی بحث میں نہیں ڈالتا لیکن رسولوں کا عقیدہ ضرور ڈالتا ہے۔ یسوع کے دکھوں کا تو ذکر نہیں لیکن اُسے برزخ میں ضرور ڈال دیا ہے۔ اس میں روحوں کو اراف میں ڈال دیا ہے۔ یہ عقیدہ بھی غلط ہے۔ ایک اور نقطہ کہ میں پاک کلیسیاء پر ایمان رکھتا ہوں بھی غلط ہے کیا پروٹسٹنٹ کلیسیائیں پاک نہیں ہیں؟ کیا ہم یہ کہیں کہ کلام مقدس کہتا ہے کہ خدا نے یسوع کے بعد ایک شخص کو ابراہیم کے بچوں کا نگہبان بنا دیا جسے آج پوپ کہتے ہیں۔ کیا یہ درست ہے؟ اب جب روم پروٹسٹنٹ کلیسیاء کو واپس بلا رہا ہے کہ بچھڑے ہوئے گھر آجائیں۔ کیا یہ دعویٰ قانونی طور پر جائز ہے؟ کیا کلیسیاء واقع ہی نیک ماں ہے؟ جو کلیسیاؤں کو بائبل کی سچائی سے متعارف کروا رہی ہے۔ سولہویں صدی کے پروٹسٹنٹ اصلاح والوں نے اس ادارے کی مخالفت اور احتجاج کیا تھا؟ ان کے مطابق یہ سرکاری طاقت تھی کلیسیا نہیں تھی۔ رومن کیتھولک اس عقیدے کو پڑھتے جاتے ہیں۔ اور ایمان نہیں رکھتے۔ ہم اُن کے ایمان کو کیوں مانیں؟ ہم ایسا عقیدہ کیوں نہیں بنا سکتے جس میں بائبل ہو اور وہ ہی عقیدہ سچا رسولوں کا عقیدہ ہوگا۔

خدا نے ہر قوم اور نسل سے اچھے لوگوں کو چُنا ہے تاکہ لوگوں کا چناؤ کسی خاص کلیسیاء تک موجود نہیں۔ جو کہ روایت پسند لوگوں کے لئے ایک بہت بڑی ایمانی رکاوٹ ہے۔ لیکن رسولوں کے لئے کوئی رکاوٹ نہیں۔ جنہوں نے ایشیاء اور بہت سارے ملکوں کا سفر کیا اور انجان لوگوں کو کلیسیاء کا نگران بنایا۔ اس لئے ہم غیر لوگوں کو کلیسیاء میں آنے کی دعوت دیتے ہیں۔ پاک کیتھولک کلیسیاء پر ایمان کے بعد مقدسوں کی شراکت اور گناہوں کی معافی کا ذکر ہے اب اس میں بھی پتہ نہیں کہ کون گناہوں کی معافی دیتا ہے اور کب دیتا ہے اور کیسے ملتی ہے؟ کیا گناہوں کی معافی کیتھولک چرچ کے وسیلے سے ملتی ہے؟ یہ سچ نہیں کیونکہ کلیسیاء تو پہلے ہی معاف ہو چکی ہے۔ اور کلیسیاء کے گناہوں کی معافی کلام کے ذریعے ہے اور خدا کی طرف سے ہے۔ اس معافی کو عقیدے میں لکھنا بالکل غلط ہے کیونکہ رومن کلیسیاء سمجھتی ہے کہ گناہوں کی معافی چرچ کے اختیار میں ہے۔ اس کے کاہنوں اور ساکرامنٹوں میں ہے۔ لیکن عقیدے میں گناہوں کی معافی کا اظہار بالکل غلط ہے۔ کلام کے مطابق الیاس نبی کو بالکل پتہ نہیں تھا۔ جب تک خدا نے اُسے بتایا کہ سات ہزار لوگ خداوند کی طرف سے مقرر ہو چکے تھے۔ کیا بتائے جانے سے پہلے الیاس خدا پر یقین نہیں رکھتا تھا؟ نجات کسی ادارے کی محتاج نہیں بلکہ یہ انفرادی ہے۔ رسولوں کے عقیدے میں لکھا ہے کہ میں روح القدس پر ایمان رکھتا ہوں یہ تو یہواہ ٹیسس والے بھی کہتے ہیں فرق کیا ہے؟ یہواہ ٹیسس والے سمجھتے ہیں کہ خدا کا روشنی راڈار خدا کی طاقت کا اظہار ہے (اُن کے الفاظ میرے دروازے پر بہت دفعہ) یعنی روح القدس چیز ہے پاک تثلیث کا حصہ نہیں۔ اُن کے مطابق روح القدس خدا کی غیر فطری چیز ہے جو لوگوں کی رہنمائی کرتی ہے۔ اسی طرح رسولوں کے عقیدے میں روح کی کوئی واضح تعریف موجود نہیں ہے۔ روح القدس کی تعریف مسیحی نہیں اس لئے یہ مسیحی نہیں کیا رسولوں کے عقیدے کی تعریف درست ہے؟ کیا یہ بائبل کے مطابق ہے؟ بالکل اس عقیدے میں بہت ساریاں کمیاں اور خامیاں ہیں۔ اس میں مرکزی ایمان ہے ہی نہیں۔

ایک چیلنج:۔

موجودہ رسولوں کا عقیدہ بائبل کے تاریخی واقعات کو ضرور بیان کرتا ہے لیکن بائبل کی سچائی کو بالکل بیان نہیں کرتا۔ ایک نئے مسیحی عقیدے کی ضرورت ہے جو پرانے عقیدے کو بدل ڈالے۔ لیکن روایت پسند، نہ ایمان رکھنے والے مسیحی جو بائبل سے پیار کرتے ہیں اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ انہیں عقیدہ بائبل والا ملے۔

کیا موجود مسیحی فرقے اور پرانی عبادت اور عقیدہ کو ختم کر دیں گے؟ کیا وہ نیک اور جھوٹے چرچ کے فرق کو سمجھتے ہیں؟ کیا وہ یسوع کی سچی اور اصلی انجیل پر ایمان رکھتے ہیں کیا وہ اس پر ایمان رکھیں گے کہ انجیل ایمان کے ذریعے ہی ہم تک پہنچی ہے؟ کیا یسوع جو ہمارے لئے مرگیا اُس کی حاکمیت انجیل کے مطابق ہے؟ یسوع کی کلیسیاء رسولوں اور نبیوں کی بنیاد پر قائم ہیں۔ یسوع خود کونے کے سرے کا پتھر ہے۔ اور کلیسیاء کی بنیاد اور کوئی نہیں صرف خود یسوع کلمہ خدا کا کلام ہے جیسے پولوس کہتا ہے کہ ''ہمیں ہر چیز جو شریعت نے دی ہے نبیوں اور اُس پر ایمان رکھنا چاہیے''۔